QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

ضلع باجوڑ میں عظیم دینی مدارس کا تعارفی جائزہ

An Introductory Review of Prominent Religious Seminaries in District Bajaur

ولی رحمن: ایم فل سکالر، شعبہ فکر اسلامی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

احمد عبدالرحمن: لیکچرار، شعبہ فکر اسلامی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

Abstract

District Bajaur holds a prominent place in the religious and intellectual landscape of Pakistan and has left a deep imprint on the spiritual and educational history of the subcontinent. The religious seminaries (madaris) of this region have played a vital role in promoting the teachings of the Qur'an and Sunnah, preserving Islamic values, and reforming society through education and spiritual guidance. This study presents a comprehensive introductory and analytical review of the major religious seminaries of District Bajaur, highlighting their educational, scholarly, and moral contributions to the local and wider Muslim community.The research explores the historical development, socio-religious background, and the educational systems of these institutions, along with their curricula, methods of instruction, and their influence on the moral and social life of the people. It also examines how these madaris have served as centers of spiritual enlightenment, producing numerous scholars, preachers, and teachers who continue to spread Islamic knowledge across the region and beyond.Findings indicate that the madaris of Bajaur are not merely centers for traditional religious learning but are also dynamic institutions fostering social harmony, intellectual awareness, and moral reformation. They have contributed significantly to the preservation of Islamic culture and identity, encouraged unity among the Muslim Ummah, and provided an alternative model of education rooted in spiritual and ethical values. In conclusion, the religious seminaries of Bajaur stand as enduring symbols of devotion, scholarship, and service, playing a fundamental role in sustaining the region's religious and intellectual heritage while guiding new generations toward faith, morality, and social responsibility.

تعارفِ موضوع

ضلع باجوڑ پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں واقع ایک ایسا خطہ ہے جو نہ صرف جغرافیائی لحاظ سے اہمیت رکھتا ہے بلکہ دینی، علمی اور روحانی خدمات کے اعتبار سے بھی ممتاز مقام رکھتا ہے۔ اس خطے نے برصغیر کی مذہبی تاریخ میں گہرے نقوش چھوڑے ہیں۔ یہاں قائم دینی مدارس نے قرآن وسنت کی تعلیم، اسلامی اقدار کے فروغ اور معاشرتی اصلاح میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ ان مدارس نے ایسے جید علماء ومشائخ پیدا کیے جنہوں نے نہ صرف مقامی

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

سطح پر بلکہ ملکی اور بین الاقوامی سطح پر دینِ اسلام کی خدمت کی۔ باجوڑ کے مدارس میں درسِ نظامی کے روایتی نصاب کے ساتھ ساتھ روحانی تربیت، اخلاقی اصلاح اور سماجی شعور کو بھی خاص اہمیت دی جاتی ہے۔ یہ ادارے نہ صرف علمِ دین کے مراکز ہیں بلکہ اسلامی ثقافت اور اخلاقی اقدار کے تحفظ کا مضبوط قلعہ بھی ہیں۔ اس تحقیقی مطالعے کا مقصد ضلع باجوڑ کے معروف دینی مدارس کا تعارفی و تجزیاتی جائزہ پیش کرنا ہے تاکہ ان کے علمی، تعلیمی اور اخلاقی کردار کو اجاگر کیا جاسکے اور ان کے معاشرتی اثرات کا مطالعہ کیا جاسکے۔

ضلع باجوڑ کا اجمالی تعارف:

ضلع باجوڑ خیبر پختونخوا کے شمالی حصے میں واقع ایک اہم سرحدی علاقہ ہے، جو 2018ء میں سابقہ فاٹا کے صوبہ خیبر پختونخوا میں انضمام کے بعد باضابطہ طور پر ضلع قرار پایا۔ اس کے شمال میں افغانستان، مشرق میں ضلع دیر اور جنوب میں ضلع مہمند واقع ہیں۔ یہ علاقہ تاریخی ورثے، دینی شعور اور علمی خدمات کے اعتبار سے نمایاں مقام رکھتا ہے۔ یہاں کی آبادی کا بیشتر حصہ پشتون قبائل پر مشتمل ہے، جو مذہبی وابستگی، روایتی اقدار اور مہمان نوازی میں ممتاز ہیں۔ باجوڑ کی سرزمین نے ایسے عظیم دینی مدارس اور جید علماء پیدا کیے جنھوں نے قرآن و سنت کی ترویج، تفہیم اور امت کی اصلاح میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔

ضلع باجوڑ کے عظیم دینی مدارس اور ان کی خدمات:

جس طرح دینِ اسلام کی تاریخ قدیم ہے، اسی طرح مدارسِ دینیہ کی بنیاد بھی آغازِ اسلام ہی سے رکھ دی گئی تھی۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک سے لے کر آج تک یہ مدارس ایک مخصوص انداز میں آزاد اور خود مختار طریقے سے دینی علوم کی اشاعت میں مصروفِ عمل ہیں۔ دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں سب سے پہلا دینی مدرسہ "صفہ" کے نام سے قائم ہوا، جہاں صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن وسنت کی تعلیم حاصل کرتے اور تزکیۂ نفس کے مراحل طے کرتے۔ انہی دینی مدارس کے بارے میں علامہ محمد اقبال نے فرمایا تھا۔ ان مدارس کو اسی حال پر رہنے دو غریب مسلمانوں کی بچوں کو انھی میں پڑھنے دو اگر یہ علماء کرام اور بزرگ نہ رہے تو جانتے ہو کیا ہو گا ؟ جو کچھ ہو گا وہ یورپ میں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوں اگر ہندوستان کے مسلمان ان مدارس سے محروم ہو گئے تو اسی طرح ہو گا جس طرح اندلس میں مسلمانوں کی آٹھ سو(800) برس کی حکومت کے باوجود آج غرناطہ اور قرطبہ کے کھنڈرات اور الحمراء کے نشانات کے سوا اسلامی تہذیب کی کوئی آثار و نقش نہیں ملتے، ہندوستان میں بھی آگرہ کے تاج محل اور دہلی کے لال قلعہ کے سوا مسلمانوں کی 800 سالہ حکومت اور ان کی تہذیب کا کوئی نشان نہیں ملے گا۔ ضلع باجوڑ اسلامی اور دینی تعلیم کے اشاعت کے لئے ہمیشہ مملکت پاکستان کی دوسرے علاقوں میں سرفہرست رہا ہے اور اس کا بنیادی سبب ضلع باجوڑ کے مختلف علاقوں میں قائم مدارس ہیں[1]۔

درجہ ذیل میں ان مدارس کا تعارفی جائزہ لیا جاتا ہے۔

تحصیل خار میں مشہور مدارس دینیہ؛

[1] مختاری، مولانا حبیب اللہ۔ چمنستان اشاعت۔ صوابی: مکتبہ دار القرآن والسنۃ، 2007ء۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

(1)جامعہ اسلامیہ انوار العلوم (محلہ حافظ آباد، خار):

جامعہ اسلامیہ انوار العلوم کی سنگ بنیاد حافظ محمد جان معروف بخار حافظ صاحب نے رجب 1398ھ بمطابق جولائی 1978ء میں رکھا۔ابتداء میں مدرسہ ہٰذا چار کمروں اور کچی مسجد پر مشتمل تھا۔ 2003ء میں مدرسے کے گرد چار دیواری مکمل کی گئی اور کچھ نئے کمروں کا اضافہ بھی ہوا ۔ آج کل مدرسہ 30 پختہ کمروں پر مشتمل ہے اور اسی کے ساتھ ساتھ 2022ء میں مدرسہ کی پرانی مسجد کو گرا کر اس کی جگہ ایک بڑی مسجد کی تعمیر کی، ابتدا شیخ نور احمد دین صاحب کے نگرانی میں الخدمت فاؤنڈیشن کی طرف سے منظور ہوا، جو کہ 2024ء کے اوائل میں مکمل ہوا۔جامعہ اسلامیہ انوار العلوم میں قرآن مجید کے حفظ کے ساتھ ساتھ درس نظامی، دورہ حدیث اور شعبہ افتاء تک تمام مروّجہ دینی علوم پڑھائے جاتے ہیں اسی جامعہ سے پاکستان اور افغانستان کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے ہزاروں کی تعداد میں علماء کرام فارغ التحصیل رہتے ہیں جو کہ مختلف محاذوں پر دین کی ترویج و اشاعت میں مصروف عمل رہتے[2] ہیں۔

(2)جامعہ احیاءالعلوم (یوسف اباد، ڈگری کالج خار):

جامعہ احیاءالعلوم ضلع باجوڑ میں امُّ المدارس کی حیثیت رکھتی ہے اور اس کی بنیاد مولا محمد شریف مرحومؒ نے 1400ھ بمطابق 1980ء میں گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج یوسف آباد (تحصیل خار) کے قریب رکھا۔ مولانا محمد شریف مرحومؒ کے زیر اہتمام جامعہ آٹھ کمروں اور ایک مسجد پر مشتمل تھی ۔1998ء میں مولانا محمد شریف صاحب کے وفات کے بعد جامعہ کے مہتمم مولانا خورشید احمد صاحب منتخب ہوئے۔ 2004ء میں مولانا خورشید احمد صاحب کے زیر اہتمام جامعہ میں پانچ نئے کمروں وضوء خانوں اور غسل خانوں کا اضافہ ہوا۔19 دسمبر 2008ء بمطابق 21 ذی الحجہ 1429ھ کو جب مولانا خورشید احمد صاحب اس فانی دنیا سے رخصت ہوگئے تو جامعہ کا اہتمام 2 مارچ 2009ء بمطابق 5 ربیع الاول 1430ھ کو مولانا وحید گل صاحب کو سپرد کیا گیا۔ 2015ء میں مولانا وحید گل صاحب کے زیر اہتمام جامعہ احیاءالعلوم ضلع باجوڑ میں الخدمت اور دوسرے اداروں کے تعاون سے ایک وسیع مسجد بنایا گیا جو 2017ء میں مکمل ہو گیا اور اسی سال مولانا وحید گل صاحب نے جامعہ کے اہتمام سے استعفی دے دیا۔ 2019ء میں اس کا اہتمام جناب سردار خان صاحب کو سپرد کیا گیا۔ اور اب موجودہ وقت نومبر 2024ء میں بھی مولانا وحید گل صاحب کے زیر اہتمام ہے۔[3]

(3)جامعہ مدینۃ العلوم (نوے کلے تحصیل خار):

جامعہ مدینۃ العلوم ضلع باجوڑ کا ایک عظیم اور قدیم دینی ادارہ ہے۔ اس کی بنیاد 1411ھ بمطابق 1990ء میں مولانا مسیح اللہ صاحب نے رکھی تھی۔ مولانا مسیح اللہ کے وفات کے بعد ان کے فرزند مولانا ذاکر اللہ صاحب نے منصب اہتمام سنبھالا اور جامعہ کی ترقی و ترویج کے لئے اپنے خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے جامعہ کو بام عروج پر پہنچانے کے لئے دن رات سرگرم رہے۔ جامعہ ایک جامع مسجد اور اٹھ کمروں پر مشتمل ہے۔ اس میں علم تجوید حفظ قرآن اور درس نظامی کے ساتھ ساتھ دورہ حدیث تک مروجہ دینی علوم پڑھائے جاتے ہیں پرانی عمارت کی تنگی وضروریات جامعہ

---

[2] مولانا سمیع الحق۔ ولی رحمٰن۔ انٹرویو ریکارڈڈ، بمقام جامعہ انوار العلوم، تحصیل خار بازار ضلع باجوڑ، 4 جولائی 2024ء۔

[3] مولانا رشید احمد صاحب۔ ولی رحمٰن۔ اانٹرویو ریکارڈڈ، بمقام مدرسہ احیاءالعلوم یوسف آباد نزد ڈگری کالج تحصیل خار ضلع باجوڑ 5 جولائی 2024ء۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

کے بڑھنے کی وجہ سے جامعہ کے لئے عنایت کلے خار روڈ پر چھ کنال پر مشتمل زمین خان اف نوے کلے "حاجی سراج الدین" نے وقف کی۔ جامعہ کی نئ تعمیر پر کام کا اغاز اکتوبر 2019ء میں کیا گیا اور آج تک جامعہ کے تین منزلہ عمارت مکمل ہو چکی ہے۔ امید ہے کہ مستقبل قریب میں مدرسہ ہٰذا ضلع باجوڑ کے سارے مدارس اور علماء کرام کے لئے علمی اور اجتماعی مرکز ہو گا۔[4]

(4) دارالعلوم مدینہ چمن (تحصیل خار ضلع باجوڑ):

چھ کنال کے وسیع و عریض رقبے پر مشتمل دارالعلوم مدینہ چمن جو کہ چمن مدرسہ کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ اس کی بنیاد قاری مصطفی بن مناسب خان صاحب نے سن 1418ھ بمطابق 1998ء میں رکھی تھی۔ دارالعلوم چمن ایک مسجد جو 2000ء میں تعمیر کی گئی نو کمروں اور مدرسین کے لئے دو مکانات پر مشتمل ہے۔ دارالعلوم میں بنین کے لئے تجوید، حفظ اور درس نظامی کے درجہ خامسہ تک کتابیں پڑھائی جاتی ہیں، جبکہ بنات کے لئے دارالعلوم کی تین شاخیں قائم کی گئی ہیں۔ جس میں حفظ و تجوید، درس نظامی اور دورہ حدیث تک کتابیں پڑھائی جاتی ہیں[5]۔

مدرسہ اقراء معارف القرآن ایجوکیشن سسٹم (شاہ نرے تحصیل خار ضلع باجوڑ):

مدرسہ اقراء معارف القرآن ایجوکیشن سسٹم ضلع باجوڑ کا ایک اہم اور جدید دینی ادارہ ہے۔ اس کی بنیاد 1426ھ بمطابق 2006ء میں قاری عطاء اللہ عارف نے رکھی تھی۔ مدرسہ ہٰذا خار بازار سے تقریباً پانچ کلو میٹر کے فاصلے پر حاجی لونگ شاہ نرے میں مین روڈ کی اوپر دائیں کنارے پر واقع ہے۔ مدرسہ کا کل رقبہ ایک کنال ہے، جس میں چار کمرے دو حال ایک دفتر اور ایک مسجد شامل ہے۔ درس نظامی میں قاعدہ، ناظرہ اور حفظ القرآن کے ساتھ ساتھ بنین کے لئے درجہ رابعہ تک اور بنات کے لئے دورہ حدیث تک کتب پڑھائی جاتی ہیں۔ اساتذہ کرام کی تعداد 14 اور طلبہ وطالبات کی کل تعداد 200 ہیں[6]

مدرسہ دار ارقم للبنین والبنات (نزد ٹیکنیکل کالج عنایت کلے، خار):

یہ مدرسہ وحدت المدارس الاسلامیہ پاکستان سے رجسٹرڈ ادارہ ہے اور یہ تحصیل خار کے مشہور و معروف تجارتی مرکز عنایت کلے بازار کے بالکل قریب واقع ہے۔ اس ادارے کی بنیاد مولانا رحیم اللہ صاحب نے 17 اگست 2017ء بمطابق 25 ذی القعدہ 1438ھ میں رکھی تھی۔ اس مدرسہ میں بنین اور بنات دونوں کے لئے ایک اچھے انداز میں درس نظامی درجہ رابعہ تک موجود ہے۔ 7

---

4 مسؤل وفاق المدارس، مولانا ذاکر اللہ۔ ولی رحمٰن۔ انٹرویو ریکارڈڈ، بمقام جامعہ مدینۃ العلوم نوے کلے تحصیل خار ضلع باجوڑ 11 جولائی 2024ء۔

19 قاری، مصطفیٰ صاحب۔ ولی رحمٰن۔ انٹرویو ریکارڈڈ، بمقام دار العلوم مدینہ چمن تحصیل خار ضلع باجوڑ 12 جولائی 2024ء۔

6 قاری، عطاء اللہ صاحب۔ ولی رحمٰن۔ انٹرویو ریکارڈڈ، بمقام مدرسہ اقراء معارف القرآن ایجوکیشن سسٹم تحصیل خار ضلع باجوڑ 14 جولائی 2024ء۔

7 مولانا رحیم اللہ صاحب۔ ولی رحمٰن۔ انٹرویو ریکارڈڈ، بمقام مدرسہ دار ارقم للبنین والبنات ت، حصیل خار ضلع باجوڑ 15 جولائی 2024ء۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

تحصیل ماموند میں مشہور مدارس دینیہ:

تحصیل ماموند کی سرزمین پر ہمیشہ بڑے بڑے علماء کرام اور محدثین گزرے ہیں۔ جنہوں نے دین اسلام کی اشاعت میں بلند فایہ کردار ادا کیا۔ ان علماء کرام نے اس سلسلے مختلف محاذوں پر مدارس قائم کئے ہیں تاکہ نئ آنی والی نسلوں کو دین اسلام کی تعلیمات سکھائیں۔ ذیل میں تحصیل ماموند کے چند مشہور مدارس کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(1) جامعہ دارالعلوم تعلیم القران (ترخو توحید آباد ماموند ضلع باجوڑ):

شیخ القرآن والحدیث مولانا محمد عبدالجبار صاحب نے بروز جمعرات 21 جنوری 1970ء بمطابق 24 ذوالحجہ 1390ھ کو جامعہ دارالعلوم تعلیم القران کی بنیاد ترخو گاؤں "توحید آباد" میں رکھی۔ اور 25 ذوالحجہ 1390ھ کو جامعہ میں باقاعدہ درس نظامی اور اسباق کا سلسلہ شروع ہوا۔ ابتدائی طور پر جامعہ کے لئے دو اساتذہ کرام مقرر ہوئے جن میں سے ایک شیخ الحدیث مولانا محمد عبدالجبار صاحب جبکہ دوسرا مولانا عبدالکریم صاحب تھے۔ مولانا موصوف نے چند سال تک کتب فنون کے درس و تدریس کے بعد موقوف علیہ یعنی چھوٹا دورہ شروع کیا۔ اور 1419ھ بمطابق 1999ء میں شیخ دوست محمد نورستانی شہیدؒ کی پرزور اصرار پر دورہ حدیث شروع کیا جو تاحال جاری ہے۔ وقت کے تقاضوں اور کچھ نامساعد حالات کی بنیاد پر بروز بدھ 20 اکتوبر 1999ء بمطابق 11 رجب 1420ھ کو جامعہ تعلیم القران ترخو گاؤں سے باہر منتقل کیا گیا اور بہت تھوڑے عرصے میں مکمل ہوگئی۔ اور اس میں ناظرہ قرآن مجید، حفظ و تجوید، درس نظامی، دورہ حدیث اور افتاء کے سارے شعبے قائم کے گئے ہیں۔ جس سے ہزاروں کی تعداد میں طلبہ سند فراغت حاصل کرچکے ہیں۔ جن میں پاکستان اور افغانستان کے نامور علماء کرام شامل ہیں۔ [8]

(2) جامعہ اسلامیہ تعلیم القران (عمرے بازار، تحصیل ماموند باجوڑ):

جامعہ اسلامیہ تعلیم القران ضلع باجوڑ کا ایک عظیم اور قدیم دینی ادارہ ہے۔ یہ مدرسہ عنایت کلے ماموند روڈ پر عنایت کلے بازار سے ایک کلومیٹر کے فاصلے پر تحصیل ماموند کے گاؤں عمرے بازار میں واقع ہے۔ اس مدرسہ کی بنیاد مولانا عبدالغنی افغانی مرحومؒ نے 1979ء بمطابق 1399ھ میں رکھی تھی۔ ابتدائی وقت میں جامعہ پانچ کچے کمروں پر مشتمل تھا۔ 1998ء میں جامعہ کی تعمیر و توسیع کا دوبارہ افتتاح ہوا اور دو منزلہ پختہ عمارت کی بنیاد رکھی گئی۔ آج کل جامعہ اسلامیہ تعلیم القران 13 کمروں پر مشتمل ہے۔ یہاں پر پاکستان اور افغانستان کے مختلف علاقوں سے طلباء کرام دین اسلام کے علوم حاصل کرتے ہیں۔ 2008ء میں ضلع باجوڑ میں طالبان کے خلاف ہونے والے آپریشن میں جامعہ کے اسباق جزوی طور پر متاثر ہوئے تھے۔ ان دنوں میں اس جامعہ میں غیر رہائش پذیر طلبہ کے لئے حفظ و ناظرہ جبکہ رہائش پذیر طلبہ کے لئے حفظ و ناظرہ کے علاوہ درجہ ثانیہ تک کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔

(3) جامعہ توکلیہ (گواٹے، تحصیل ماموند، باجوڑ):

[8] شیخ القرآن، مولانا محمد عبدالجبار صاحب۔ ولی رحمٰن۔ انٹرویو ریکارڈڈ، بمقام دار العلوم ترخو توحید آباد، تحصیل ماموند ضلع باجوڑ 17 جولائی 2024ء۔

مدرسہ توکلیہ ضلع باجوڑ کا ایک اہم اور قدیم دینی ادارہ ہے۔ جب شیخ الحدیث مولانا محمد عبدالخالق صاحب ہندوستان سے اپنے آبائی علاقے خیبر پختونخوا پاکستان (ضلع باجوڑ) لوٹ آئے اور درس و تدریس کا مسند بچھا کر تشنگان علم کو سیراب کرنے میں مصروف ہوگئے۔ تو انہوں نے گواٹی کی جامع مسجد میں 1980ء کو مدرسہ "توکلیہ" کی بنیاد رکھی۔ شیخ القرآن والحدیث حضرت مولانا محمد عبدالجبار صاحب کے بقول مدرسہ کا پرانا نام مدرسہ "فتح پوری" تھا اور پھر جامعہ توکلیہ سے تبدیل ہوگئی۔

(4) جامعہ اسلامیہ ریاض العلوم (بالاچینہ گئی، تحصیل ماموند، باجوڑ):

جامعہ اسلامیہ ریاض العلوم ضلع باجوڑ کا ایک عظیم اور قدیم دینی ادارہ ہے۔ اس کی بنیاد مولانا محمد صادق مرحومؒ نے ستمبر 1982ء بمطابق ذی الحجہ 1402ھ میں رکھی تھی۔ چار کنال کے وسیع رقبے پر مشتمل جامعہ اسلامیہ ریاض العلوم سڑک کے کنارے واقع ہے۔ شروع میں یہ ایک کمرے اور کچے مسجد پر مشتمل تھی۔ مارچ 1991ء میں اس کی ابادی میں اضافہ ہوا اور کمروں کی تعداد تین تک پہنچ گئی۔ جنوری 1997ء میں پانچ نئے کمرے بنائی گئے۔ جون 2002ء میں کچی مسجد کو گرا کر اس کی جگہ پختہ مسجد تعمیر کی گئی۔ 2004ء کے ابتدائی مہینوں میں چھ کمروں پر مشتمل پختہ عمارت بنالی گئی 2005ء میں جامعہ کی ابادی میں برآمدے اور دو کمروں کا اضافہ ہوا۔ ستمبر 2022ء میں جامعہ کی پختہ منزل پر 6 نئی کمرے تعمیر کی گئے۔ جامعہ میں ناظرہ قرآن مجید کی ساتھ ساتھ حفظ قرآن، درس نظامی اور دورہ حدیث تک کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔[9]

(5) مدرسہ کوثر القرآن (ڈبر، تحصیل ماموند ضلع باجوڑ):

جامعہ کوثر القرآن ضلع باجوڑ کا ایک عظیم اور قدیم دینی ادارہ ہے۔ اس جامعہ کی بنیاد مولانا فضل حق صاحب عرف ڈبر صاحب الحق نے 1983ء بمطابق 1403ھ میں تحصیل وڑ ماموند مشہور گاؤں "ڈبر" میں رکھی تھی۔ ابتداء میں جامعہ کے عمارت چار کمروں اور ایک برآمدہ پر مشتمل تھا۔ کچھ طلبہ مدرسہ میں رہائش پذیر ہیں۔ جبکہ اکثر طلبہ جامعہ کے ساتھ منسلک 18 مساجد میں رہتے ہیں۔ سڑک نہ ہونے کی بناپر جامعہ کی عمارت قریب علاقے سیوئے منتقل کی گئی۔ 2008ء میں آپریشن کے دوران جامعہ کی عمارت شہید ہوگئی۔ 2016ء تک جامعہ بند رہا۔ جون 2016ء میں وہاں گاؤں ڈبر میں دوبارہ جامعہ کی بنیاد رکھی گئی۔ جامعہ میں دور دراز کے علاقوں سے طلبہ دین اسلام کے تعلیمات سیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ جس میں افغانستان اور پاکستان کے مختلف علاقوں کے طلبہ شامل ہیں۔ جامعہ کوثر القرآن میں ناظرہ، حفظ القرآن اور درس نظامی کے علاوہ تکملہ فی المنطق، حکمت، آداب علم میراث اور علم عروض بھی پڑھائے جاتے ہیں۔[10]

[9] شیخ الحدیث، مولانا محمد لائق صاحب۔ ولی رحمٰن۔ انٹرویو ریکارڈڈ، بمقام جامعہ اسلامیہ ریاض العلوم تحصیل ماموند ضلع باجوڑ 19 جولائی 2024ء۔

[10] شیخ الحدیث، مولانا فضل حق صاحب۔ انٹرویو ریکارڈڈ، بمقام جامعہ کوثر القرآن تحصیل ڈبر ماموند ضلع باجوڑ 21 جولائی 2024ء۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

(6) جامعہ توکلیہ (کٹکوٹ، تحصیل ماموند ضلع باجوڑ):

کچھ مشکلات کی وجہ سے جب مولانا محمد عبد الخالق صاحب اپنے ابائی گاؤں گواٹی سے کٹکوٹ (تحصیل ماموند) منتقل ہوئے۔ تو مرکزی ومقامی جامع مسجد میں 1985ء کو مدرسہ "توکلیہ" کی بنیاد رکھی۔ مولانا عبد الخالقؒ کو اللہ تعالی نے قرآن وحدیث میں مہارت کے ساتھ ساتھ مختلف علوم وفنون میں ملکہ عطا فرمایا تھا جس کے نتیجے میں ہزاروں کی تعداد میں تشنگان علوم افغانستان، وزیرستان اور پاکستان کے مختلف علاقوں سے کٹکوٹ منتقل ہونا شروع ہوگئے۔ جامعہ توکلیہ (کٹکوٹ) کی فضلاء میں پاکستان اور افغانستان کے نامور مفسرین اور محدثین شامل ہیں۔ جن کی خدمات اظہر من الشمس ہیں۔

(7) مدرسہ فرقانیہ (گڑی گال، تحصیل ماموند، باجوڑ):

مدرسہ فرقانیہ تحصیل ماموند کی دو افتادہ گاؤں "گڑی گال" میں واقع ہے۔ اس مدرسہ کی بنیاد مہتمم مولانا عبد المالک مرحومؒ نے 1409ھ بمطابق 1989ء میں رکھی تھی۔ مولانا عبد المالک صاحب کے وفات کے بعد 1996ء میں اس کے بڑے صاحبزادے حاجی حبیب الرحمٰن صاحب مہتمم بنے۔ 2011ء میں اس کی وفات کے بعد مولانا عبد المالک مرحومؒ کے دوسرے بیٹے مولانا ابراہیم صاحب نے مدرسہ کی ذمہ داریاں اپنی کندھوں پر اٹھائی، سب سے پہلے مدرسہ کی عمارت چار کمروں پر مشتمل تھی اس کے بعد جامعہ مسجد اور مزید کمروں کے تعمیر ہوئی ، 1998ء میں ان کمروں کی جگہ پختہ کمرے بنائے گئے۔ 2017ء میں مزید کمروں کو گرا کر اس کی جگہ پختہ کمرے بنائے گئے۔ آج کل مدرسہ کی عمارت ایک جامع مسجد کے ساتھ ملحقہ ہال ، دفتر اور کچن کے علاوہ کمروں کی کل تعداد 14 ہے کسی زمانے میں مدرسہ فرقانیہ بہت مشہور تھا۔ پاکستان اور افغانستان کے مختلف علاقوں سے طالب علم اپنی علمی پیاس بجھانے کے لئے یہاں تشریف لاتے تھے 2008ء میں جب سارے قبائل علاقوں میں حالات خراب ہونے لگے تو اس کا اثر ضلع باجوڑ اور خصوصا اسی مدرسہ پر بھی ہوا۔ مدرسہ ہذا میں ناظرہ قرآن کے علاوہ حفظ قرآن، تجوید اور درس نظامی کی تمام مروجہ کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔[11]

(8) جامعہ ضیآء العلوم لتعلیم القرآن (انعام خور وچینہ گئی، تحصیل ماموند):

جامعہ ضیآء العلوم لتعلیم القرآن ضلع باجوڑ کا ایک اہم اور قدیم دینی ادارہ ہے۔ اس کی بنیاد 4 ربیع الثانی 1417ھ بمطابق 9 اگست 1996ء کو مولانا محمد لیاقت شہیدؒ نے رکھی۔ جامعہ ضیآء العلوم لتعلیم القرآن ضلع باجوڑ کے تحصیل خار سے آٹھ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ 30 اکتوبر 2006ء بمطابق 8 شوال 1427ھ کو یہ مدرسہ امریکی ڈرون حملے کا نشانہ بن گیا جس میں 80 بے گناہ طلباء شہید ہوگئے۔ بمباری اتنی زیادہ شدید تھی کہ اس سے مدرسہ کی ایک دیوار ہی بچ گئی اور باقی مدرسہ مکمل طور پر خاک میں خاک ہو گیا۔ مولانا محمد لیاقت صاحب 30 اکتوبر 2006ء کو امریکی ڈرون حملے میں شہید ہوگئے۔ جبکہ آج کل مدرسہ کے انتظامی امور مولانا محمد لیاقت کے فرزند مولانا عبد الحلیم صاحب چلا رہے ہیں[12]۔

---

[11] مولانا محمد ابراہیم صاحب۔ ولی رحمٰن۔ انٹرویو ریکارڈڈ، بمقام مدرسہ فرقانیہ تحصیل ماموند ضلع باجوڑ 20 جولائی 2024ء۔

[12] مولانا محمد سعید۔ ولی رحمٰن۔ انٹرویو ریکارڈڈ، بمقام جامع مسجد صاحب آباد بابر شاہ، 18 اگست 2024ء۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

تحصیل سلارزئی میں مشہور مدارس دینیہ:

مدرسہ دارالعلوم تعلیم ال قرآن (جار، تحصیل سلارزئی، ضلع باجوڑ):

مدرسہ تعلیم القران منڈا ضلع دیر سے خار ضلع باجوڑ جانے والی سڑک کے دائیں جانب علاقہ جار میں واقع ہے۔اس مدرسہ کی بنیاد ضلع باجوڑ کی ایک مشہور عالم دین قاضی عبدالغفور معروف بجار قاضی صاحبؒ نے 1394ھ بمطابق 1974ء میں رکھی تھی۔2008ء میں ضلع باجوڑ میں ہونے والے آپریشن سے دارالعلوم تعلیم القرآن شہید ہوگئی تھی۔ آپریشن ختم ہونے کے بعد مدرسہ کئی سال تک غیر اباد رہی لیکن اسباق جاری رہے اور بالاخر جامعہ کی تعمیر ومرمت پر دوبارہ کام کا آغاز کیا گیا، مدرسہ میں دوبر آمدے اور اس کے ساتھ ملحقہ کمرے تعمیر کی گئی۔اکتوبر 2023ء سے شیخ نور احمد دین صاحب کے نگرانی میں الخدمت فاؤنڈیشن کے طرف سے ایک تہ خانہ اور اس کی اوپر بڑا مسجد منظور ہوا جس میں بیک وقت ہزاروں نمازی نماز پڑھاتے ہیں۔ قاضی صاحب کے قبر مبارک بھی مدرسہ کے اندر ہے۔مدرسہ ہٰذا میں ناظرہ قرآن مجید، حفظ و تجوید اور درس نظامی کے شعبہ جات قائم ہیں۔ درس نظامی میں درجہ اولی سے لے کر موقوف علیہ تک تمام کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ماہ رجب کے پہلے عشرے سے لے کر شعبان کے پہلے عشرے کے اخر تک مختلف کتب کا دورہ پڑھایا جاتا ہے اور شعبان کی دوسری عشرہ سے لے کر رمضان المبارک کی اخری ہفتہ تک دورہ تفسیر القرآن پڑھایا جاتا ہے۔[13]

مدرسہ دارالعلوم تعلیم القران (ڈانڈوکئی، تحصیل سلارزئی، ضلع باجوڑ):

مدرسہ دارالعلوم تعلیم القران تحصیل سلارزئی کی مشہور و معروف تجارتی مرکز پشت بازار سے چند سو میٹر کے فاصلے پر گاؤں "ڈانڈوکئی" میں واقع ہے اس مدرسہ کی بنیاد مولانا فضل حق صاحب نے 1413ھ بمطابق 1993ء میں رکھی تھی۔ ابتدائی دور میں یہ مدرسہ دو کمروں اور ایک مسجد پر مشتمل تھی۔1996ء میں جامعہ کے باقاعدہ تعمیر کا اغاز ہوا جو کراچی کے ایک مخیر اور صاحب استطاعت نے اس کی تعمیر کے تمام اخراجات اپنے ذمہ لے لی۔ اس کی بعد وقتاً فوقتاً جامعہ کی توسیع اور تعمیر میں اضافہ ہوتا گیا جامعہ میں بنین اور بنات دونوں کے لئے الگ الگ شعبہ جات قائم ہیں۔بنین کے لئے حفظ سے لے کر درس نظامی کے درجے سادسہ تک اور بنات کے لئے حفظ اور درس نظامی کے ساتھ ساتھ دورہ حدیث تک کتب پڑھائی جاتی ہیں۔

الجامعۃ الرّشیدیہ فی علوم الاسلامیہ (سروونوں سلارزو ضلع باجوڑ):

جامعہ رشیدیہ فی علوم الاسلامیہ تحصیل سلارزئی ضلع باجوڑ کی پس ماندہ علاقہ گاؤں سروونوں میں افغانستان کی سرحد کے ساتھ متصل واقع ہے۔اس مدرسے کی بنیاد 1995ء میں مولانا عبد الرشید صاحب نے رکھی ہے۔ مدرسہ کا کل رقبہ آٹھ کنال پر مشتمل ہے، جس میں ایک دفتر، دس کمرے

---

[13] ناظم مدرسہ، مولانا ضیاءالدین۔ ولی رحمٰن۔ انٹرویو ریکارڈڈ، بمقام جامعہ دارالعلوم تعلیم القرآن جار تحصیل سلارزئی ضلع باجوڑ 23 جولائی 2024ء۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

اور کمروں پر بڑا برآمدہ ہے۔ طلباء کے کل تعداد 300 ہیں اور دس اساتذہ کرام ہیں۔ اور مہتمم سنیٹر مولانا عبد الرّشید صاحب ہے۔ درس نظامی میں ناظرہ وقاعدہ سے لے کر موقوف علیہ یعنی چھوٹا دورہ تک کے کتب پڑھائے جاتے ہیں۔14

جامعہ حدیقۃ القرآن (کسئی، تحصیل سلارزئی، ضلع باجوڑ):

جامعہ حدیقۃ القرآن کسئی تحصیل سلارزئی ضلع باجوڑ کے مشہور مرکزی بازار "پشت" کی قریب روڈ پر واقع ہے۔ اس مدرسہ کی بنیاد شیخ فضل واحد حفظہ اللہ نے 16 فروری 1996ء بمطابق 27 رمضان المبارک 1416ھ میں رکھی تھی۔ مدرسہ کا کل رقبہ تقریبا تین کنال ہیں، جس کی عمارت آٹھ پختہ کمرے، دفتر اور ایک ڈبل چھت بڑی مسجد ہیں جو کہ شیخ نور احمد دین صاحب کے نگرانی میں الخدمت فاؤنڈیشن کے طرف سے تعمیر ہوئی تھی، جس میں بیک وقت ہزاروں نمازی نماز پڑھاتے ہیں۔ اس مدرسہ میں نو معلمین اور تین معلمات ہیں، اور مہتمم مولانا فضل واحد صاحب ہے۔ مدرسہ ہٰذا میں بنات اور بنین دونوں کے لئے شعبہ جات قائم ہیں۔ جس میں کل 150 طلباء اور طالبات علوم شرعی کے حصول کے لئے آتے ہیں۔ درس نظامی قاعدہ اور ناظرہ سے لیکر دورہ حدیث تک کتابیں پڑھائے جاتے ہیں۔[15]

الجامعہ باب العلوم ودار الافتاء (ڈھیر کئی سلارزو ضلع باجور):

الجامعہ باب العلوم ودار الافتاء تحصیل سلارزئی کے گاؤں ڈھیر کئی پشت روڈ پر واقع ہے۔ اس مدرسہ کی بنیاد مفتی محمد نعیم کی بھائی مولانا سید معروف جان صاحب نے 1996ء میں رکھی تھی۔ مدرسہ کا کل رقبہ تقریبا چار کنال ہیں، جس کی عمارت چودہ پختہ کمرے، دفتر اور دو ہال ہیں جو کہ مخیر اور صاحب استطاعت حضرات کے تعاون سے تعمیر ہوئی تھی۔ اس مدرسہ میں 11 معلمین اور 4 معلمات ہیں۔ مدرسہ ہٰذا میں بنات اور بنین دونوں کے لئے شعبہ جات قائم ہیں۔ جس میں 225 طلباء اور 415 طالبات علوم شرعی کے حصول کے لئے آتے ہیں۔ درس نظامی قاعدہ اور ناظرہ سے لیکر دورہ حدیث تک کتابیں پڑھائے جاتے ہیں۔ مدرسہ کی طلباء اور طالبات آس پاس کے علاقوں سے مثلاً راغگان، شاہ نرے، گلوشاہ، باری کاؤ، چوترہ، تڑلہ، رشہ ڈیرئی، ماتوڑ، چنگڑو، سنگو، میچنئ، کسئ، متشہ، ڈمانو اور لرسدین، برسدین وغیرہ سے یہاں علم حاصل کرتے ہیں۔ اب مدرسہ ھٰذا کی اہتمام مفتی محمد نعیم فیضانی شازلی صاحب کی نگرانی میں ہے۔[16]

جامعہ علوم القرآن والسنۃ (چیوترہ، تحصیل سلارزئی، ضلع باجوڑ):

---

14 مہتمم، مولانا عبد الرّشید صاحب۔ ولی رحمٰن۔ انٹرویو ریکارڈڈ بمقام جامعہ الرشیدیہ فی علوم الاسلامیہ سروونو تحصیل سلارزئی ضلع باجوڑ 25 جولائی 2024ء۔

15 مولانا فضل واحد صاحب۔ ولی رحمٰن۔ انٹرویو ریکارڈڈ بمقام مدرسہ احیاء العلوم یوسف آباد نزد ڈگری کالج تحصیل خار ضلع باجوڑ 20 اگست 2024ء۔

16 مفتی، محمد نعیم فیضانی صاحب۔ ولی رحمٰن۔ انٹرویو ریکارڈڈ بمقام جامعہ باب العوم ودار الافتاء ڈھیر کئی تحصیل سلارزئی ضلع باجوڑ 26 جولائی 2024ء۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

جامعہ علوم القرآن والسنۃ ضلع باجوڑ کا ایک اہم اور جدید دینی ادارہ ہے، جو کہ تحصیل سلارزئی کے گاؤں "چیوترہ" پشت روڈ پر دائیں طرف واقع ہے۔ اس کی بنیاد 1421ھ بمطابق 2001ء میں مولانا نثار احمد نے رکھی تھی۔ مدرسہ ہٰذا راغگان بازار سے تقریباً تین کلومیٹر کے فاصلے پر روڈ کی دائیں کنارے پر واقع ہے۔ مدرسہ کا کل رقبہ چار کنال ہے، جس میں دس کمرے، بڑی لائبریری، ایک دفتر اور ایک جامع مسجد شامل ہے۔ درس نظامی میں قاعدہ ،ناظرہ اور حفظ القرآن کے ساتھ ساتھ بنین اور بنات کے لئے درجہ رابعہ تک کتب پڑھائی جاتی ہیں۔ اساتذہ کرام کی تعداد 6 اور طلبہ وطالبات کی کل تعداد 250 ہیں۔[17]

جامعہ حدیقۃ الاسلام (تنگے ناقئی شاہ سر، تحصیل سلارزئی، باجوڑ):

جامعہ حدیقۃ الاسلام ضلع باجوڑ کا ایک اہم اور جدید دینی ادارہ ہے، جو کہ تحصیل سلارزئی کے علاقہ "تنگئی ناقئی شاہ سر" میں روڈ پر واقع ہے۔ اس کی بنیاد 1430ھ بمطابق 2009ء میں مولانا فضل بادشاہ صاحب نے رکھی تھی۔ مدرسہ ہٰذا خار بازار سے تقریباً دو کلومیٹر کے فاصلے پر روڈ کی دائیں طرف واقع ہے۔ مدرسہ کا کل رقبہ 2 کنال ہے، جس میں چھ کمرے، ہال، ایک دفتر اور ایک مسجد (مسجد حمد ان الحمدان جس کی بنیاد مولانا وحید گل صاحب نے رکھی تھی) شامل ہے۔ درس نظامی میں قاعدہ ،ناظرہ اور حفظ القرآن کے ساتھ ساتھ بنین اور بنات کے لئے درجہ خامسہ تک کتب پڑھائی جاتی ہیں۔ اساتذہ کرام کی تعداد 8 اور طلبہ وطالبات کی کل تعداد 292 ہیں، جس میں 72 طلبہ رہائشی ہیں۔ موجودہ وقت میں مہتمم مولانا فضل بادشاہ ناصح ہے۔

تحصیل ناوگئی میں مشہور مدارس دینیہ:

مدرسہ دارالعلوم رحمانیہ (ناواگئی، ضلع باجوڑ):

مدرسہ دارالعلوم رحمانیہ ضلع باجوڑ کا ایک قدیم دینی ادارہ ہے۔ اس کی بنیاد 1381ھ بمطابق 1962ء میں مشہور عالم دین مولانا گل رحمٰن صاحب نے اپنے گاؤں "غلجو جوڑ" تحصیل ناواگئی میں رکھی، جو کہ اس وقت پورے قبائلی اضلاع میں پہلی دینی درسگاہ تھی۔ یہ مدرسہ پشاور اور باجوڑ کے درمیان مین روڈ کے کنارے پر واقع ہے، جس کے کل رقبہ 18 کنال ہیں۔ دارالعلوم رحمانیہ 16 کمرے، ایک بڑے ہال، دو دفتر اور بڑے مسجد پر مشتمل ہیں، جو کہ تحصیل ناوگئی میں سب سے بڑا مسجد ہے۔ جس میں بیک وقت تین ہزار سے زیادہ نمازیوں کی گنجائش موجود ہیں۔ مدرسہ ہٰذا میں ناظرہ قرآن مجید کے ساتھ ساتھ حفظ قرآن، درس نظامی اور دورہ حدیث تک کتابیں پڑھائیں جاتیں ہیں۔ بدعات پرست مولویوں کے جانب سے یہ مدرسہ 1964ء میں شہید کیا گیا۔ لکن کئی سال بعد بفضل اللہ 1992ء میں دوبارہ تعمیر ہوئی۔ آج کل اس کے امور اہتمام مولانا عطاء الرحمٰن صاحب کے سپرد ہے اور ساتھ ہی مولانا امین الرحمٰن صاحب نائب مہتمم ہے۔[18]

---

[17] مولانا محمد سعید۔ ولی رحمٰن۔ انٹرویو ریکارڈڈ، بمقام جامع مسجد صاحب آباد بابر شاہ، 18 اگست 2024ء۔

[18] مہتمم، مولانا عطاء الرحمٰن صاحب۔ ولی رحمٰن۔ انٹرویو ریکارڈڈ بمقام جامعہ دارالعلوم رحمانیہ تحصیل ناوگئی ضلع باجوڑ 26 جولائی 2024ء۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

خلاصہ بحث

ضلع باجوڑ کے دینی مدارس نے تعلیمِ قرآن و سنت، اصلاحِ معاشرہ اور فروغِ دین میں ناقابلِ فراموش خدمات انجام دی ہیں۔ ان مدارس نے ہزاروں ایسے علماء اور داعیانِ دین پیدا کیے جو نہ صرف ملک بلکہ بیرونِ ملک بھی اسلام کا پیغام عام کر رہے ہیں۔ تحقیق سے واضح ہوتا ہے کہ یہ ادارے محض مذہبی تعلیم کے مراکز نہیں بلکہ اخلاقی تربیت، فکری بیداری اور سماجی ہم آہنگی کے مؤثر مراکز ہیں۔ تاہم بدلتے ہوئے تقاضوں کے پیشِ نظر ان مدارس میں نصابِ تعلیم کو عصری علوم کے ساتھ مربوط کرنا، تحقیقی و علمی سرگرمیوں کو فروغ دینا، اور طلبہ کی سماجی تربیت پر مزید توجہ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اگر حکومت، عوام اور علماء باہمی تعاون سے مدارس کی علمی و انتظامی ترقی کے لیے عملی اقدامات کریں تو یہ ادارے پاکستان کے دینی و سماجی استحکام میں مزید مؤثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔

تجاویز و سفارشات:

ضلع باجوڑ کے دینی مدارس میں نصابِ تعلیم کو موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق تشکیل دینا نہایت ضروری ہے۔ دینی علوم کے ساتھ ساتھ عصری مضامین جیسے انگریزی، کمپیوٹر سائنس، اور معاشرتی علوم کو بھی شامل کیا جائے تاکہ فارغ التحصیل طلبہ عملی زندگی میں زیادہ مؤثر کردار ادا کر سکیں اور امتِ مسلمہ کی بہتر خدمت کر سکیں۔ مدارس میں علمی و تحقیقی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لیے باقاعدہ تحقیقی سیمینارز، ورکشاپس اور علمی مجلات کا اہتمام کیا جائے۔ اس سے اساتذہ و طلبہ میں علمی جستجو، تحقیق و تنقید اور علمی تخلیق کا ذوق پروان چڑھے گا، جو مدارس کی فکری ترقی کے لیے نہایت مفید ہو گا۔ ضلع کے تمام دینی مدارس کے درمیان رابطہ اور تعاون کا ایک مؤثر نظام قائم کیا جائے تاکہ نصاب، تدریسی طریقہ کار اور نظم و نسق کے تجربات باہمی طور پر شیئر کیے جا سکیں۔ اس طرح مدارس کے تعلیمی معیار اور انتظامی نظام میں یکسانیت اور بہتری پیدا ہو گی۔ مدارس میں تعلیم کے ساتھ ساتھ طلبہ کی اخلاقی تربیت اور سماجی شعور پر بھی خصوصی توجہ دی جائے۔ انہیں اصلاحِ معاشرہ، خدمتِ انسانیت، اور دعوتِ دین کے میدان میں فعال کردار ادا کرنے کے قابل بنایا جائے تاکہ وہ علمی کے ساتھ اخلاقی و سماجی لحاظ سے بھی مثالی شخصیات بن سکیں۔ دینی مدارس کی ترقی و استحکام کے لیے حکومت اور مخیر حضرات کا تعاون ناگزیر ہے۔ مالی وسائل کی فراہمی، بنیادی سہولیات کی بہتری، اور تحقیقی منصوبوں کی سرپرستی سے مدارس کو مزید منظم، فعال اور پائیدار انداز میں خدمتِ دین انجام دینے کا موقع ملے گا۔

حوالہ جات

* مختاری، مولانا حبیب اللہ۔ چمنستانِ اشاعت، صوابی: مکتبہ دار القرآن والسنۃ، 2007ء۔
* مولانا سمیع الحق۔ ولی رحمٰن۔ انٹرویو ریکارڈڈ، بمقام جامعہ انوار العلوم، تحصیل خار بازار، ضلع باجوڑ، 4 جولائی 2024ء۔
* مولانا رشید احمد صاحب۔ ولی رحمٰن۔ انٹرویو ریکارڈڈ، بمقام مدرسہ احیاء العلوم، یوسف آباد، نزد ڈگری کالج، تحصیل خار، ضلع باجوڑ، 5 جولائی 2024ء۔
* مسئول وفاق المدارس، مولانا ذاکر اللہ۔ ولی رحمٰن۔ انٹرویو ریکارڈڈ، بمقام جامعہ مدینۃ العلوم، نوے کلے، تحصیل خار، ضلع باجوڑ، 11 جولائی 2024ء۔
* قاری مصطفیٰ صاحب۔ ولی رحمٰن۔ انٹرویو ریکارڈڈ، بمقام دار العلوم مدینہ چمن، تحصیل خار، ضلع باجوڑ، 12 جولائی 2024ء۔
* قاری عطاء اللہ صاحب۔ ولی رحمٰن۔ انٹرویو ریکارڈڈ، بمقام مدرسہ اقراء معارف القرآن ایجوکیشن سسٹم، تحصیل خار، ضلع باجوڑ، 14 جولائی 2024ء۔

* مولانا رحیم اللہ صاحب۔ ولی رحمٰن۔ انٹرویو ریکارڈڈ، بمقام مدرسہ دار ارقم للبنین والبنات، تحصیل خار، ضلع باجوڑ، 15 جولائی 2024ء۔
* شیخ القرآن، مولانا محمد عبد الجبار صاحب۔ ولی رحمٰن۔ انٹرویو ریکارڈڈ، بمقام دار العلوم ترخو، توحید آباد، تحصیل ماموند، ضلع باجوڑ، 17 جولائی 2024ء۔
* شیخ الحدیث، مولانا محمد لائق صاحب۔ ولی رحمٰن۔ انٹرویو ریکارڈڈ، بمقام جامعہ اسلامیہ ریاض العلوم، تحصیل ماموند، ضلع باجوڑ، 19 جولائی 2024ء۔
* شیخ الحدیث، مولانا فضل حق صاحب۔ انٹرویو ریکارڈڈ، بمقام جامعہ کوثر القرآن، تحصیل ڈبر ماموند، ضلع باجوڑ، 21 جولائی 2024ء۔
* مولانا محمد ابراہیم صاحب۔ ولی رحمٰن۔ انٹرویو ریکارڈڈ، بمقام مدرسہ فرقانیہ، تحصیل ماموند، ضلع باجوڑ، 20 جولائی 2024ء۔
* مولانا محمد سعید۔ ولی رحمٰن۔ انٹرویو ریکارڈڈ، بمقام جامع مسجد صاحب آباد، بابر شاہ، 18 اگست 2024ء۔
* ناظم مدرسہ، مولانا ضیاء الدین۔ ولی رحمٰن۔ انٹرویو ریکارڈڈ، بمقام جامعہ دار العلوم تعلیم القرآن جار، تحصیل سلارزئی، ضلع باجوڑ، 23 جولائی 2024ء۔
* مہتمم، مولانا عبد الرشید صاحب۔ ولی رحمٰن۔ انٹرویو ریکارڈڈ، بمقام جامعہ الرشیدیہ فی علوم الاسلامیہ، سرو ونو، تحصیل سلارزئی، ضلع باجوڑ، 25 جولائی 2024ء۔
* مولانا فضل واحد صاحب۔ ولی رحمٰن۔ انٹرویو ریکارڈڈ، بمقام مدرسہ احیاء العلوم، یوسف آباد، نزد ڈگری کالج، تحصیل خار، ضلع باجوڑ، 20 اگست 2024ء۔
* مفتی محمد نعیم فیضانی صاحب۔ ولی رحمٰن۔ انٹرویو ریکارڈڈ، بمقام جامعہ باب العلوم ودار الافتاء، ڈھیر کئی، تحصیل سلارزئی، ضلع باجوڑ، 26 جولائی 2024ء۔
* مہتمم، مولانا عطاء الرحمٰن صاحب۔ ولی رحمٰن۔ انٹرویو ریکارڈڈ، بمقام جامعہ دار العلوم رحمانیہ، تحصیل ناوگئی، ضلع باجوڑ، 26 جولائی 2024ء۔